ایصالِ ثواب اور اُس کا فائدہ

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر علی محمد چوہدری نقشبندی مجددی

18/23 نیو گرین ویو کالونی فیصل آباد فون 041-2639292

ایصالِ ثواب اور اُس کا فائدہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ۝

کرم کی بھیک ملے تو حیات بنتی ہے
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نوازیں تو بات بنتی ہے
جسے وسیلہ بنایا تمام نبیوں نے
اسے وسیلہ بناؤ تو بات بنتی ہے

معزز حاضرین! آج کی محفل ایصالِ ثواب کی محفل ہے۔ ایصالِ ثواب کیا ہوتا ہے؟ مثال کے طور پر آپ نے پیسے دیئے سرور کو مل گئے۔ قاری صاحب کو مل گئے۔ نعت خواں کو مل گئے۔ یہ پیسے آپ نے دیئے ہیں لیکن اب سرور کے ہیں۔ نعت خواں حضرات کے ہیں۔ پہلے یہ پیسے آپ کے تھے اب ان کے پاس چلے گئے ہیں۔ اسی طرح دعا کرو۔ فاتحہ خوانی کرو۔ درود شریف پڑھو۔ محفل نعت کرو۔ لنگر پکاؤ۔ صدقہ کرو۔ خیرات کرو۔ تلاوت کرو اور اس کا ثواب اپنے رشتہ داروں کو دو جو فوت ہو گئے ہیں۔ یہ ثواب ان کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ اور لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ثواب نہیں پہنچتا۔ اگر ثواب نہیں پہنچتا تو پھر نمازِ جنازہ کیوں پڑھتے ہیں؟

جنازہ میں کیا کرتے ہیں؟ نمازِ جنازہ میں دعا ہی تو کرتے ہیں۔ ’’اے اللہ بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہر مردہ کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے ہر مرد اور عورت کو‘‘ اس پوری دعا میں کوئی بندہ چھوڑا ہی نہیں ہے۔ جونہی نمازِ جنازہ سے سلام پھیرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ دعا نہیں لگتی۔ تو پھر نمازِ جنازہ کیوں پڑھا؟ نمازِ جنازہ میں یہ ساری دعائیں کیوں کیں؟ یہ تضاد ہے۔ یہ ان کی سوچ میں تضاد ہے۔ یہ ان کے قول اور فعل میں تضاد ہے۔ اعلان کریں گے کہ فلاں صاحب فوت ہو گئے ہیں ان کے جنازہ میں شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔ ثوابِ دارین کا مطلب ہے کہ اس کا جنازہ پڑھنے سے تمہیں بھی فائدہ ہوگا اور جب ہم اپنے بزرگوں اور اپنے ماں باپ کے فائدہ کے لئے کچھ کریں تو کہتے ہیں کہ شرک ہو گیا۔ دوسرے فرقے والے کہتے ہیں کہ ثواب کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ثواب کا فائدہ ہے۔ کون سچا ہے؟ کس طرح یہ فیصلہ ہو کہ دونوں میں سے کون سچا ہے؟ ہم سچے ہیں اس لئے اس کا فیصلہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کر دیا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ثواب کا فائدہ ہے۔ اس سے مردے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بخش دیا جاتا ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرا باپ فوت ہو گیا ہے۔اس نے مرنے سے پہلے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد سو (100) غلام آزاد کرنا۔میرے بھائی نے اپنے حصے کے پچاس (50) غلام آزاد کردیئے ہیں۔باقی پچاس (50) میرے حصے میں آتے ہیں۔اگر میں آزاد کردوں تو کیا اس سے میرے باپ کو فائدہ ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تیرا باپ مسلمان تھا یا کافر؟ عرض کیا کافر تھا۔فرمایا اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔بے شک ساری کائنات کے غلام آزاد کردیں۔اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو اس کو غلام آزاد کرنے کا ثواب بھی ملتا۔نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تلاوت، قربانی کا ثواب بھی ملتا۔یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمادیا ہے لہذا ہم سچے ہوگئے۔جو کہتا ہے کہ ثواب کا فائدہ نہیں ہوتا تو اس کو ثواب کا فائدہ نہیں ہوتا۔اور جو یہ کہتا ہے کہ ثواب کا فائدہ ہوتا ہے تو اس کو ثواب کا فائدہ ہوتا ہے۔حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فری ہینڈ دیا ہے لیکن شرط ایمان ہے۔عقیدہ کا صحیح ہونا ضروری ہے۔اگر تم بدعقیدہ ہو اور فوت ہونے والا صحیح عقیدے والا ہے تو تب بھی تمہارا ایصالِ ثواب اس کو نہیں پہنچے گا۔اگر آپ صحیح عقیدہ والے ہیں اور فوت ہونے والا بدعقیدہ ہے تو تب بھی ایصالِ ثواب کام نہیں آئے

گا۔ اگر دونوں (فوت شدہ اور ایصال ثواب کرنے والا) صحیح عقیدہ والے ہوں تب فائدہ ہوگا۔ اور اسی صورت میں فاتحہ کا ثواب فوت شدہ کو پہنچے گا۔ اگر آپ ایصال ثواب مرزا غلام قادیانی کو بھیجیں تو یہ ثواب اس کے کام نہیں آئے گا کیونکہ وہ بدعقیدہ ہے۔ غلط عقیدہ والا ہے۔ اس کے عقائد درست نہیں ہیں۔ اس کا نمازِ جنازہ بھی ضائع ہوجاتا ہے۔ وہ جنازہ میں دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! ہمارے اس مردے کو بخش دے لیکن غلط عقائد والا ہے ان کا ثواب پہنچتا ہی نہیں ہے۔ ان کا جنازہ بھی ضائع گیا۔ عقیدہ صحیح ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتا ہو۔ حاضر و ناظر مانتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب مانتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کو مانتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک و مختار مانتا ہو پھر بے شک نماز جنازہ میں صرف چار آدمی ہوں اس کی بخشش ہوجاتی ہے۔ نہ صرف اس کی بلکہ جنازہ پڑھنے والوں کی بھی بخشش ہوجاتی ہے۔ بخشش کیلئے ایک اور شرط ہے کہ دونوں مرید ہوں۔ بیعت والے ہوں۔ اگر دونوں میں کوئی ایک بھی بیعت والا نہ ہوا تو تب بھی ایصالِ ثواب کا فائدہ نہیں ہوگا۔

ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری امی جان فوت ہوگئی ہیں۔ میں ان کے لئے کیا کروں؟ کہ ان کو فائدہ ہو۔

میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں پانی کی کمی ہے ایک کنواں کھدوادو جب تک اس کنویں سے انسان پانی پیتے رہیں گے۔ جانور چرند اور پرند پانی پیتے رہیں گے اس کا ثواب تیری ماں کو ملتا رہے گا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ثواب نہیں پہنچتا جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ پہنچتا ہے۔ آپ بتائیں کہ کون سچا ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں یا وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ثواب کا کوئی فائدہ نہیں۔ یقیناً نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں۔ وہ فرما رہے ہیں کہ ثواب پہنچتا ہے۔ جو الفاظ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ اقدس سے ادا ہوتے ہیں وہ سچ ہوتے ہیں۔ وہ حق ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''وَقِيلِهٖ'' مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے کی قسم ہے۔'' یہ واقعہ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہ کنواں ''اُمِّ سعد'' کے نام سے مشہور ہوا۔

ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں فوت ہوگئی ہے کیا کروں کہ اس کو فائدہ ہو۔ فرمایا تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک باغ ہے۔ فرمایا باغ کا پھل ثواب کی نیت سے لوگوں میں بانٹا کرو اس کا ثواب تمہاری ماں کو پہنچے گا۔ آج ہم پانی اور پھل ایصال ثواب کی محفلوں میں رکھتے ہیں یہ ان ہی دو حدیثوں کی وجہ

سے رکھتے ہیں۔ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پانی کا کنواں لگایا ہم یہ گلاس پانی رکھتے ہیں۔ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے باغ کا پھل تقسیم کیا ہم یہ تھوڑا سا پھل رکھ لیتے ہیں۔ہم کوئی نئی بات نہیں کررہے۔کوئی بدعت نہیں کررہے۔وہی کررہے ہیں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ان کے سامنے ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی سنت پر عمل کررہے ہیں۔

ایک قبرستان والوں کو عذاب ہورہا تھا اس قبرستان سے اللہ کا ایک نیک بندہ گزرا۔اس نے ایک بار درود شریف پڑھ کر سارے قبرستان والوں کو بخش دیا۔قبرستان والوں سے عذاب اٹھ گیا۔حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار درود شریف،ایک بار الحمد شریف، گیارہ بار سورۂ اخلاص اور دوبارہ ایک بار درود شریف پڑھ کر ساری امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بخش دیں تو اس کا ثواب ساری امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہنچ جائے گا اور اتنا ہی یہ ساری امت پڑھ کر تمہیں واپس بھی کریں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو قربانیاں کیں۔عرض کیا یا اللہ! ایک قربانی میری طرف سے ہے اور دوسری قربانی میری ساری امت کی طرف سے ہے۔قیامت والے دن وہ قربانی ہر امتی کی قبر پر کھڑی ہوگی۔ذرا غور تو کریں کہ قربانی کو علم ہے کہ اس نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی کی قبر پر

کھڑے ہونا ہے۔ اس نے کسی سکھ، ہندو، کافر کی قبر پر نہیں جانا۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی قبر پر جانا ہے۔ قربانی کو تو علم غیب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی کون ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں ہے۔ کس قدر بدعقیدگی ہے۔ قربانی عرض کرے گی اے امتی! میرے اوپر سوار ہو جاؤ میں تمہیں جنت میں لے جاؤں۔ بندہ عرض کرے گا میں تو بہت گنہگار بندہ ہوں میں نے تو اتنی اچھی قربانی کی ہی نہیں تھی تو غلطی سے آ گئی ہے۔ قربانی عرض کرے گی میں بھولی نہیں۔ یہ تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری طرف سے کی تھی۔ آؤ اور سوار ہو جاؤ میں تمہیں جنت میں لے چلوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانی ہر بندے کو پہنچے گی تو ان شاء اللہ ان کے صدقے میں تیری دعا اور ایصال ثواب بھی ہر بندے کو پہنچے گا۔ یاد رکھیں کوئی بھی عمل بندے کو جنت میں نہیں لے جا سکتا۔ بندہ صرف رحمت الٰہی سے جنت میں داخل ہو سکتا ہے اور پھر میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔

یاد رکھیں! ’’جنت میں داخلہ رحمت الٰہی سے جو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہے اور جنت میں مقام اعمال سے‘‘

دوسرے فرقے والے صرف اعمال پر زور دے رہے ہیں اور

شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کنارہ کش ہو رہے ہیں۔ جب ایصال ثواب کی دعائیں بندے تک پہنچتی ہیں تو تب اس کا کام بنتا ہے اور وہ جنتی ہو جاتا ہے۔ یہ تو بندوں کی بات ہے اور میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بات کریں۔ ایصال ثواب تو اللہ ہی نے قبول کرنا ہے اگر وہ قبول کرے گا تو بات بنے گی۔

؎ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

''وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی'' اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے اپنی رضا بھی تجھے دے دی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مرضی سے کیا کریں گے۔ فرمایا تیری بخشش کروالوں گا اور اپنی ساری امت کو بھی بخشوالوں گا۔ اب بتائیں یہ ایصال ثواب ہے یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

''فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ''

ترجمہ:۔ پس جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(امت کی تعلیم کے لئے) معافی مانگتے رہا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے مغفرت (ان کی شفاعت) طلب کرتے رہا کریں۔

(سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت 19)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے غلاموں کی بخشش کی دعا تو کریں۔ گنہگاروں کی بخشش کیلئے اللہ رب العزت خود سفارش کر رہا ہے۔ تیری سفارش کر رہا ہے۔ میری سفارش کر رہا ہے۔ ہم سب کی سفارش کر رہا ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جن کی سفارش خود اللہ کر رہا ہے۔ فرمایا اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے اس غلام کی سفارش کریں تا کہ میں اسے بخش دوں۔ پوچھا یا اللہ! آپ ڈائریکٹ ہماری شفاعت اور بخشش کیوں نہیں کرتے؟ براستہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں دے رہے ہیں؟ فرمایا میں نے تو صرف اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینا ہے اور تم کو ان کے صدقے سے ملنا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اَللّٰهُ مُعْطِیْ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ'' اللہ مجھے ہی دیتا ہے اور میں ہی بانٹتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے ان غلاموں کی سفارش کریں تا کہ میں ان کو بخش دوں۔ اب بتائیں اللہ تعالیٰ سفارش کرے میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمائیں تو پھر ہماری بخشش ہوگی یا نہیں؟ اگر آپ سفارش اور شفاعت کو مانتے ہیں تو بخشش

ابھی حاضر ہے اور اگر نہیں مانتے تو پھر تمہاری قسمت؟

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ حکم فرما رہا ہے۔ یہ صرف سنی عقیدہ لوگوں کی بات ہے اس میں کسی دوسرے فرقے کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ٥

(سورۃ النساء آیت 64)

اے سنیو! ''جب تم گناہ کر بیٹھو تو پھر میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے جایا کرو ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مجھ سے معافی مانگ لینا اگر میرے محبوب نے تیری سفارش کر دی تو میں تمہیں بخش دوں گا''۔

یاد رکھیں! مدینے جانے کا حکم نہیں ہے۔ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کا حکم ہے۔ جو شخص امیر ہے وہ تو رقم خرچ کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا اور جو غریب ہے جس کے پاس مدینہ شریف جانے کا کرایہ نہیں ہے (آج کل تین لاکھ روپیہ لگتا ہے) وہ غریب تو رہ گیا۔ وہ غریب سُنی کیسے شفاعت کا حقدار ہوگا؟ فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے دلوں میں رہتا ہے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی

زیادہ ان کے قریب ہیں) یہیں اس محفل میں بیٹھے بیٹھے اپنے دل پر نگاہ ڈال کر جھک جاؤ اور عرض کریں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معافی دے دیں ابھی بخشش ہو جائے گی۔ ابھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن جاؤ گے۔ پیسے والے مدینہ شریف جا کر بخشش لیں اور ہم جیسے یہیں فیصل آباد میں بیٹھ کر شفاعت لے لیں یہ اپنی اپنی قسمت کی بات ہے۔

عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ساری اجازتیں مل گئیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مجھے اجازت مل گئی ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا اظہار تو فرمائیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم)! اللہ کی طرف سے ایک کتاب آئی ہے۔ اس میں ستر ہزار (70000) بندوں کے نام ہیں جن کو اللہ نے میرے صدقے بخش دیا ہے۔ ایک صحابی کھڑے ہو گئے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نام بھی اس کتاب میں لکھ دیں۔ فرمایا تیرا نام بھی لکھا گیا۔ کتاب رب کی طرف سے آئی ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں اضافہ فرما رہے ہیں۔ اس کتاب میں ترمیم کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں تبدیلی ہو رہی ہے۔ یہ کیا بات ہوئی؟ اللہ نے فرمایا جو میں کرتا ہوں وہ میرا نبی بھی کر سکتا ہے اس کی رضا میری رضا ہے۔ اس صحابی کا نام اس کتاب میں لکھنے میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا ہے۔ میری رضا بھی یہی ہے کہ اس بندے کا نام اس کتاب میں لکھا جائے۔ ''وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى'' کی یہ تفسیر ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت بہت وسیع ہوگی۔ ستر ہزار بہت کم ہیں۔ اِن میں اضافہ فرمادیجئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جانتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو چاہیں کرسکتے ہیں جنتی بناسکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ان ستر ہزار افراد میں سے ہر ایک فرد مزید ستر ہزار بندوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔ اس طرح یہ تقریباً پانچ ارب ہوگئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوگئے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ! یہ ابھی بھی کم ہیں۔ مزید جنتی بنادیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ان پانچ ارب جنتیوں کا ہر ہر فرد مزید ستر ستر ہزار بندوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔ اس طرح یہ تقریباً تین سو پچاس سنکھ یا پدم بن گئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوگئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کرم فرمائیں جنتیوں میں اور اضافہ فرمادیجئے۔ حضور مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ''نہ'' نہیں فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا اے صدیق اب تو گنتی ختم ہوگئی ہے اب میں اپنی ''بُک'' بھر کر ڈالتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے ہیں کہ میری ''بُک'' میں کتنے غلام آسکتے ہیں۔ سیدنا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یکے بعد دیگرے پانچ ''ٹک'' ڈلوائے تو پھر کھڑے ہوگئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک اور ڈال دیجئے۔ اُدھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب ''بس'' کر دیں۔ بہت جنتی بن گئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ناراض ہوتے ہیں کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کا اظہار ہورہا ہے اور آپ کیوں روک رہے ہیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں منع نہیں فرمارہا۔ میرا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک ''ٹک'' میں ساری کائنات آجاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے صدیق سن لے۔ میرا عمر ٹھیک کہتا ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے کہ نبی جنتی بنا سکتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک ہتھیلی میں ساری کائنات آجاتی ہے۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہاں گنتی میں فل سٹاپ (Full Stop) لگایا۔ گنتی اس سے آگے چلی ہی نہیں۔ کیلکو لیٹر اور کمپیوٹر آگئے لیکن کوئی ہندسہ بنا ہی نہیں سکے۔ اب بتائیں جنت میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ''ٹک'' سے لینی ہے یا اپنے اعمال سے لینی ہے۔ جنت میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملنی ہے۔ معلوم ہے تمہیں یہ جنت کب کی مل چکی ہے۔ آپ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے کہ آپ کو جنت مل گئی۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ''ٹک'' مبارک سے بخشے جارہے ہیں۔ اے

میرے نبی کریم ﷺ کے غلاموں تمہیں مبارک ہو تم تو پہلے ہی بخشے جا چکے ہو۔ اے پیروالو! تمہیں بھی مبارک ہو۔ مرید ہو جاؤ۔ عقیدہ صحیح کرلو تو بخشش پکی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو پھر ایڑھی چوٹی کا زور لگا لو، نمازیں پڑھ لو، روزے رکھ لو، عمرے کرلو، قربانیاں کرلو، تلاوت، حفظ، قرأت جو چاہو کرلو۔ کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ ہر نماز، روزہ، عبادت صفر ہے اس کی کوئی حیثیت (Value) ہی نہیں ہے۔ بے شک ایک کروڑ دفعہ صفر لکھ لو لیکن اگر اس کے ساتھ ''ایک'' لگ جائے تو پھر اس کی حیثیت (Value) ہوگی اور وہ ''ایک'' میرے نبی پاک ﷺ کی محبت ہے۔ جب تک تمہارے دل میں محبتِ رسول ﷺ نہیں ہوگی عبادت الٰہی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں نے یہ بات لاہور ایک محفل کے دوران کہی۔ وہاں ایک حافظ صاحب تھے ''گل محمد'' انہوں نے اعتراض کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ نماز مومن کی معراج ہے۔ حج سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس شخص کو رات حضور ﷺ کی زیارت ہوئی اس نے یہ بات آپ ﷺ سے کہہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک تو ہے۔ کہاں ہیں منافق کی نمازیں، اس کے روزے کہاں گئے۔ منافق جہنمی ہے لیکن میں ﷺ اس بات میں ایک تبدیلی کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ''ایک'' تیرا پیر ہے لگا تا میں ہوں۔ جس جس

نے اپنی عبادات کے ساتھ ''ایک'' لگانا ہے وہ مرشد بنالے۔ مرشد والو! آپ کو مبارک ہو۔ یہ رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے جس نے داخل ہونا ہے وہ ہو جائے اور اپنی بخشش کروالے۔ بخشش مرید ہونے میں ہے۔ بخشش عقیدے میں ہے۔

بہترین اولاد کون سی ہے اور بدبخت اولاد کون سی ہے؟ کوئی نشانی ہونی چاہیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو نیک اولاد ہوگی وہ اپنے والدین کے لئے ایصال ثواب کرے گی۔ اور جو بدبخت اولاد ہوگی وہ اپنے والدین کو بھول جائے گی۔ اس محفل سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد بہترین ہے نیک بخت ہے۔ ایک بڑا اہم اور تقریباً ہم سب کا مسئلہ ہے جب والدین زندہ ہوتے ہیں اور خصوصاً بوڑھے ہوتے ہیں تو ہم بات بات پر ان سے ناراض ہوتے ہیں۔ یادرکھیں! حضور مصطفیٰ کریم ﷺ نے فرمایا جس سے اس کا باپ ناراض ہے اس شخص سے رب ناراض ہے۔ اولاد ماں پر اتنا غصہ نہیں کرتی جتنا باپ پر کرتی ہے۔ ایک بندہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں وہ بندہ ہوں جو اپنے والدین کی زندگی میں ان کی بہت گستاخی کرتا تھا اب ان کو فوت ہوئے چند ماہ ہوگئے ہیں۔ میرا دل بھی کچھ نرم ہو گیا ہے۔ مجھے اپنے رویہ پر بہت شرم

اور ندامت ہوتی ہے۔ مجھے اپنے رویہ پر بہت افسوس ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں جنتی ہوں یا جہنمی ہوں۔ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ میری بخشش ہوجائے۔ فرمایا آج سے ہر شام ایک بار سورۃ الحمد شریف تین بار سورۃ اخلاص شریف اول آخر درود شریف پڑھ کر اپنے والدین کو بخشا کرو تم بھی بخشے جاؤ گے۔ تمہارے والدین بھی بخشے جائیں گے۔ یہ ایک نسخہ ہے۔ اس پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ایصال ثواب کرنے کی توفیق دے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ یہ ایک ایسی رسم ہے کہ آج تم اپنے والدین کے لئے کرو گے تو کل تمہاری اولاد تمہارے لئے کریگی۔ آج اگر آپ نے اپنے والدین اور بزرگوں کو بھلا دیا تو کل تمہاری اولاد بھی تمہیں بھلا دے گی۔ یہ دوسرے فرقے والے لوگوں کو ورغلا رہے ہیں ان کو غلط راستے پر لگا رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں ایسے ہوتی ہے جیسے پانی میں ڈوبتا ہوا بندہ۔ ڈوبتے ہوئے بندے کو سہارا چاہیئے اور میت کو تیری دعا چاہیئے۔ ایصال ثواب کریں۔ آج آپ دوسروں کے لئے کریں کل دوسرے آپ کے لئے کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ایصال ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے جیسے کروڑوں بندے دوسروں کی دعاؤں (ایصال ثواب) کی وجہ سے، قُل شریف کی وجہ سے، چہلم کے ختم کی وجہ

سے، نماز جنازہ کی وجہ سے بخش دیئے جائیں گے۔ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو گناہوں کا وزن اس کے سر پر ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل جب قیامت والے دن وہ بندہ اٹھے گا تو ایک بھی گناہ اس کے سر پر نہیں ہوگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ گناہ کدھر گئے۔ فرمایا اس کے دوست احباب اور اولاد نے جو ایصال ثواب کیا تھا اس کی وجہ سے اس کے سارے گناہ بخش دیئے گئے۔ یہ اچھی رسم ہے اسے اپنالو۔ اسے جاری کرلو۔ میرے زمانہ میں اتنے بدعقیدہ لوگ نہیں تھے۔ آج ہیں۔ آج تیرا زمانہ ہے بدمذہب لوگ سر چڑھ کر بول رہے ہیں۔ تمہاری اولاد کا زمانہ اور بھی زیادہ پُر خطر ہوگا۔ دن بدن مذہب سے دوری ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور نہیں ہیں، مالک و مختار نہیں ہیں۔ علم غیب نہیں ہے۔ شفاعت نہیں کر سکتے۔ ایصال ثواب کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ بندۂ خدا پھر تم نماز میں ''رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب'' کیوں پڑھتے ہو۔ اس دعا کے بغیر نماز مکمل ہی نہیں ہوتی۔ اس دعا کا ترجمہ ہے کہ اے ہمارے رب مجھے بخش دے میرے والدین کو بخش دے اور تمام مومنوں کو بخش دے۔ یہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پسند آئی قرآن کا حصہ بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آئی نماز

کا حصہ بنا دیا۔ دوسرے فرقے والے کہتے ہیں کہ ہم عبادت کے لئے یہ دعا پڑھتے ہیں۔ ہم مغفرت کی دعا تو نہیں کرتے۔ تمہاری سوچ تمہارا مذہب ہی نرالا ہے۔ تم صرف عبادت کرو ہم اپنوں کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ بدعقیدہ کے جنازہ میں پچاس لاکھ لوگ جمع کرلو اس کو ثواب کا ایک تنکا بھی نہیں لگے گا۔ پہلے عقیدہ درست کرلو پھر اس کو ایصال ثواب کا فائدہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے جنازہ میں تین صفیں بن گئیں وہ بخشا گیا۔ ایک اور حدیث میں ہے جس کے جنازہ میں چالیس لوگ آ گئے وہ بھی بخشا گیا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جس کے جنازے میں چار لوگ آ گئے وہ بھی بخشا گیا۔ شرط صرف عقیدہ کی ہے۔ پھل عقیدے کو لگنا ہے۔ اگر درست نہیں تو پھر کچھ بھی قبول نہیں۔ درود پاک جو ہر حال میں قبول ہے۔ بدعقیدہ شخص کا درود بھی قبول نہیں ہے۔ لوگوں کو بتائیں ان کو جھنجھوڑیں۔ ان کو راہِ راست پر لائیں۔ میں لوگوں کو اپنی طرف نہیں کھینچ رہا بلکہ میں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کر رہا ہوں۔ میرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی بیعت نہیں وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ جاہلیت کی موت ایسے ہے جیسے ابوجہل مر گیا۔ اے بیعت سے بے نیاز! غور سے سن۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (سورۃ بنی اسرائیل آیت 71)

ترجمہ: وہ دن (یاد کریں) جب ہم لوگوں کے ہر طبقہ کو ان کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے۔

محشر کے دن ان لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا پھر نیک اور بد کو علیحدہ علیحدہ کرنا ہے اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ اے لوگو! اپنے اپنے پیشوا (پیر) کے ساتھ لگ جاؤ۔ پھر ان کو علیحدہ علیحدہ کرلیا جائے گا۔ یہ اعلان نہیں ہوگا کہ اے نماز پڑھنے والو علیحدہ ہوجاؤ۔ روزہ، حج، قربانی کرنے والو علیحدہ ہوجاؤ۔ قطعاً نہیں بلکہ منادی کرائی جائے گی کہ اے پیر والو! اپنے اپنے پیر کے ساتھ لگ جاؤ۔ لوگ/مرید اپنے پیر کے ساتھ لگ جائیں گے۔ پیر اپنے پیر کے ساتھ لگ جائے گا۔ اسی طرح آخر میں سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہوجائیں گے۔ یہ مفتی احمد یار خاں نعیمی نے اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے۔ جن کے پیر نہیں ہیں وہ علیحدہ ہوجائیں گے۔ پیر والوں (بیعت والوں) اور بے پیروں کی چھانٹی ہوجائے گی۔ بے پیروں سے کہا جائے گا کہ تم (Automatically) خود بخود شیطان کے مرید ہو۔ تم شیطان کے ساتھ لگ جاؤ۔ بیعت Bychoice نہیں ہے یہ Compulsory Subject ہے۔ یہ لازمی مضمون ہے۔ یہ اختیاری

مضمون نہیں ہے۔ یہ دوسرے فرقے والے بڑے پھنے خان بنے پھرتے ہیں لوگوں کو لازمی مضمون سے بے نیاز کرر ہے ہیں۔ لوگوں کو دھوکے سے ورغلا رہے ہیں۔ لوگوں کو بدمذہب اور بدعقیدہ بنا رہے ہیں۔ بیعت لازمی مضمون Subject ہے۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے۔ بخشش نہیں ہے۔ جنت نہیں ہے۔ داتا صاحب نے فرمایا کہ علم کی تین اقسام ہیں۔

(1)علم عرفانِ الٰہی (2)علم شریعت (3)علم درجاتِ اولیاء

جس کی شریعت درست نہیں اس کو علم عرفان الٰہی حاصل نہیں ہوسکتا۔ اسے اللہ تعالیٰ کا علم نہیں آ سکتا۔ جس کی بیعت نہیں اس کی شریعت درست نہیں۔

ریلوے ٹرین کے ڈبے آپس میں ایک کنکشن کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس ڈبے کا کنکشن ہے وہ انجن کے ساتھ منزل مقصود کی طرف روانہ ہوجاتا ہے۔ اور جس کا کنکشن نہیں ہے وہ ڈبہ اسٹیشن پر ہی رہ جاتا ہے۔ جس کی بیعت نہیں ہے اس کا کنکشن نہیں ہے۔ جس کا کنکشن نہیں ہے وہ منزل مقصود (جنت) تک نہیں جاسکتا۔ وہ پیچھے رہ جائے گا اور پیچھے جہنم ہے۔ آپ میں سے جس جس کی بیعت ہے وہ ہاتھ کھڑا کرے۔ (سب لوگ ہاتھ کھڑا کردیتے ہیں) یہاں تو سارے ہی پیر والے ہیں۔ کنکشن والے ہیں۔ بیعت والے ہیں۔ سب لوگ ایماندار اور صحیح العقیدہ ہیں۔ اللہ ہر ایک

کو بیعت نصیب کرے۔ اللہ آپ کے صدقے دوسروں کو بھی بیعت نصیب کرے۔ آپ نیک بخت ہو۔ نیک عقیدے والے ہو۔ پیر والے ہو۔ ایصال ثواب بھی کر رہے ہو۔ نیک اولاد بھی بن رہے ہو۔ اللہ آپ سب کو اچھا اور نیک اولاد بنائے رکھے۔ آمین

ایصال ثواب والی یہ رسم میرے نبی پاک ﷺ کے زمانۂ اقدس سے ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی فوت شدہ بیویوں کے ایصال ثواب کے لئے گوشت پکا کر تقسیم کیا۔ حضور ﷺ ہر جمعرات احد پہاڑ پر تشریف لے جاتے۔ وہاں اپنے چچا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہداء کی قبروں پر جاتے۔ ایصال ثواب کرتے۔ ایصال ثواب گنہگار کو بخشواتا ہے اور نیک بندوں کے درجات میں اضافہ کرتا ہے۔ جب آپ نماز میں دعائے مغفرت پڑھو تو اپنے والدین کا بھی تصور کرو اور تمام مومنین کا بھی تصور کرو۔ دوسرے فرقوں والوں نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی ہے کہ یہ رسم غلط ہے۔ بری ہے۔ بدعت ہے۔ اگر ایصال ثواب بُرا فعل ہوتا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کیوں کی۔ کوئی بھی نبی اس وقت تک دعا نہیں کرتا جب تک اپنے رب سے اجازت نہ لے لے۔ ہم سیکنڈ لائن والے ہیں جو مرضی مانگ لیں جو مرضی دعا کرلیں۔ لیکن انبیاء کرام علیہم السلام صرف وہ بات کرتے ہیں اور صرف وہی

کام کرتے ہیں جس کی اجازت انہوں نے اپنے رب سے لے لی ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے اجازت لے کر یہ دعا کررہے ہیں کہ یااللہ مجھے بخش دے۔ میری ماں کو بخش دے۔ میرے باپ کو بخش دے۔ سارے مومنوں کو بخش دے۔ اللہ نے اس دعا کو قرآن کا حصہ بنادیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نماز کا حصہ بنادیا۔ جب تک نماز میں یہ دعا نہ مانگ لیں آپ نماز سے فارغ نہیں ہوسکتے۔ اس دعا میں خاص کر مومنوں کا ذکر کیوں کیا ہے؟ اس لئے کہ مومن ہی صحیح عقیدے والا ہوتا ہے۔ اللہ نے مومن کی شرط لگائی ہے۔ سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ایمان کا ذکر کیا پھر نیک اعمال کا ذکر کیا یعنی پہلے ایمان لاکر مومن بن جاؤ پھر نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، خیرات وغیرہ کرو۔ مومن بننے کے بعد اب تمہارے نیک اعمال کا ثواب ملے گا۔ نماز، روزہ، حج، قربانی بھی کام آئے گی۔ ایصال ثواب بھی کام آئے گا۔ نعت بھی کام آئے گی۔ لنگر بھی کام آئے گا۔ محفل بھی کام آئے گی۔ تمام حاضرین ایک بار الحمد شریف گیارہ بار قل شریف اول و آخر درود شریف پڑھ لیں تاکہ ہم بھی ان کے والدین کے ایصال ثواب میں شامل ہوجائیں۔

آپ بتائیں یہ ایصال ثواب کب تک وقار صاحب اور عطاء اللہ

صاحب کے والدین تک پہنچ جائے گا۔ آپ ابھی اس محفل سے اٹھیں گے نہیں کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام اس محفل کا ثواب سونے کی پلیٹ میں رکھ کر تیرے ماں باپ اور سارے فوت شدہ مومنین کی قبر پر کھڑے ہوں گے۔ ایصال ثواب کی عظمت تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل امین علیہ السلام کی ڈیوٹی لگاتے ہیں کہ جاؤ وقار کے گھر جاؤ۔ عارف کے گھر جاؤ۔ عطاء اللہ کے گھر جاؤ اور انہوں نے جو ایصال ثواب کیا ہے اس کو سونے کی پلیٹ میں رکھ کر اس کی ماں کی قبر پر، اس کے باپ کی قبر پر، اس کے رشتہ داروں کی قبر پر اور تمام مومنوں کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور یہ ایصال ثواب ان کو پہنچاؤ۔ اس میں ادھار نہیں ہے۔ نقد سودا ہے۔ آج تم اپنے والدین کے لئے کرو گے کل تمہاری اولاد تمہارے لئے کرے گی۔ اگر تو راہِ فرار اختیار کرے گا تیری اولاد تجھ سے راہِ فرار اختیار کرے گی۔ روزانہ ایک کام کرو۔ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر بیٹھو۔ درود شریف، الحمد شریف، قل شریف، نعت پڑھو۔ اور ایصال ثواب کرو تا کہ تمہاری اولاد کو علم ہو کہ یہ رسم کیا ہے۔ تا کہ ان کے دل و دماغ میں یہ بات سما جائے کہ یہ نیک کام ہے۔ ہمارے والدین کرتے تھے اس لئے ہم بھی کرتے ہیں۔ اس نیک بخت اولاد نے اپنے والدین کے لئے ایک ارب سے زائد درود شریف، ایک ہزار سے زائد قرآن پاک، اس کے

ساتھ محفل کا ثواب، لنگر کا ثواب، درود و سلام کا ثواب، نعت خوانی کا ثواب ایصال کیا ہے۔ یا اللہ رب العالمین اسے اپنے حبیب سیدنا مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے قبول فرمالے۔ یاد رکھیں! ایصال ثواب پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین، آباؤ اجداد، پھر اہل بیت، امہات المؤمنین، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، عترتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آلِ پاک پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پھر تمام مومنین کی خدمت میں پیش کریں۔ دائرہ وسیع رکھیں تمہارے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ جتنے لوگوں کو بھیجو گے وہ سب لوگ اتنا اتنا کلام پڑھ کر تمہیں واپس بھیجیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایصال ثواب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے ہماری اولاد کو ایصال ثواب کی محافل کرنے اور اس کام کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمہاری، بیوی، بچے تمہاری رعایا ہیں قیامت والے دن پوچھا جائے گا کہ رعایا کو کیا سکھایا تھا تو کیا جواب دو گے؟ اس لئے اپنی اولاد کو سکھاؤ۔ ایمان کیا ہے؟ عقیدہ کیا ہے؟ بخشش کیسے ہوتی ہے؟

وما علینا الا البلاغ المبین۔

خطاب: پیر طریقت رہبر شریعت سیدی و مرشدی ڈاکٹر علی محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بمقام: رہائش گاہ پروفیسر عبدالغفار صاحب مرحوم نگہبان پورہ فیصل آباد مورخہ 19-03-30

بمقام: رہائش گاہ چوہدری عطاء اللہ گلشن مدینہ فیز 2 فیصل آباد مورخہ 19-03-31